

## 97541- حیوانی گلیسرین پر مشتمل مواد استعمال کرنا

### سوال

حیوانی گلیسرین پر مشتمل اشیاء مثلاً ٹوتھ پیسٹ اور شیمپو اور جسم پر استعمال کی جانے والی کریم وغیرہ استعمال کرنے کا حکم کیا ہے؟ اور اسی طرح روٹی اور بن وغیرہ میں استعمال کی جانے والا "مونو گلیسرید" اور "ڈائی گلیسرید" مادہ استعمال کرنے کا حکم کیا ہے؟ اور کیا اصل میں انسان کو اس طرح کے مواد کے مصدر کو تلاش کرنا چاہیے کہ یہ مادہ کس چیز سے بنایا گیا ہے، آیا یہ حیوانی ہے یا کہ نباتات اور جزی بوٹیوں سے بنایا گیا ہے، یا کہ یہ مشقت اور تکلیف میں شمار ہوگا؟ اور اگر کوئی شخص یہ کتنا ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہی ہے جب تک اس میں کوئی حرام چیز نہ ملی ہو یا اگر کوئی یہ کہے کہ دین آسان اور میسر ہے تکلف اور سوال نہیں کرنا چاہیے اس شخص کو کیا جواب دیا جائیگا؟

### پسندیدہ جواب

#### اول :

کریموں، شیمپو، اور ٹوتھ پیسٹ، اور صابن وغیرہ میں جو مواد استعمال ہوتا ہے وہ درج ذیل اشیاء سے بنتا ہے :

یا تو حیوانات کی چربی اور تیل سے۔

یا پھر دوسرا مواد جو نباتات یا مصنوعی مواد پر مشتمل ہوتا ہے۔

حیوانات کی چربی اور تیل وغیرہ ہونے کی شکل میں یا تو وہ ان حیوانات کا ہوگا جن کا کھانا مباح ہے اور اسے شرعی طریقہ کے مطابق ذبح کیا گیا ہوگا، یا پھر وہ سمندری حیوانات سے جنہیں ذبح کرنے کی ضرورت نہیں تو یہاں بلاشک و شبہ مباح کا حکم لاگو ہوگا۔

ب یا پھر وہ چربی اور تیل ان جانوروں سے مانوڈ ہوگا جن کا گوشت اور چربی کھانا حرام ہے مثلاً خنزیر یا پھر وہ مباح جانور کا تو ہوگا لیکن وہ شرعی طریقہ سے ذبح نہیں ہوا تو اس صورت میں وہ مردار شمار ہوگا اس صورت میں بلاشک و شبہ حکم حرام ہوگا۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

جب مسلمان کو یقین ہو جائے یا پھر اس کے ظن غالب میں ہو کہ کھانے یا کسی دوائی یا ٹوتھ پیسٹ وغیرہ میں خنزیر کا گوشت کا اس کی چربی یا اس کی ہڈی کا پاؤڈر ملا یا گیا ہے نہ تو اس کا کھانا جائز ہے اور نہ ہی اسے پینا اور نہ ہی اس کو اپنے جسم پر ملنا اور کریم لگانا۔

لیکن جس میں شک ہو تو وہ اسے بھی چھوڑ دے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم اسے چھوڑ دو جس میں شک ہو اور جس میں شک نہ ہو اسے لے لو"

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ عبدالرزاق العفیضی

الشیخ عبداللہ بن عدیان

الشیخ عبداللہ بن قعود

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (281/22).

میڈیکل علوم کے اسلامی بورڈ کی قرارات میں درج ذیل قرار بھی شامل ہے:

یہ قرار کویت میں 22 سے 24 ذوالحجہ 1415ھ الموافق 24 مئی 1995 میلادی میں "غذاء اور ادویات میں حرام اور نجس مواد" کے موضوع پر منعقدہ اجلاس میں پاس ہوئی:

6 وہ مواد غذائیہ جسے بنانے میں خمزیر کی چربی استعمال ہوتی ہے مثلاً کچھ پنیر اور بعض تیل کی اقسام اور گھی مکھن اور کچھ بسکٹ، اور چاکلیٹ اور آئس کریم وغیرہ یہ حرام ہیں، ان کا کھانا مطلقاً حرام ہے؛ کیونکہ اہل علم کے ہاں خمزیر کی چربی نجس ہے، اور اسے کھانا حلال نہیں؛ اور اس لیے بھی کہ اس مواد کو کھانے کو کوئی مجبوری بھی نہیں پائی جاتی۔ انتہی۔

دوم:

بعض اوقات یہ حلال ہو جاتا ہے، یہ اس حالت میں کہ جب یہ چربی اور تیل کسی اور چیز میں تبدیل ہو جائے تو یہ مادہ چربی اور تیل کے نام سے موسوم نہ ہو اور نہ ہی وہ یہ نام رکھے اور نہ ہی اس میں ان دونوں کی صفات پائی جائیں اگر تو معاملہ ایسا ہی تو پھر یہ اس کا حکم نہیں رکھے گا، یہ وہ ہے جسے علماء کرام استعمال کا نام دیتے ہیں اور یہ دونوں جہتوں سے معتبر ہے، چنانچہ جو حلال اور پاکیزہ ہو اور وہ نجس اور خبیث ہو جائے تو یہ حرام ہوگا، اور جو نجس اور خبیث تھا اور وہ حلال اور پاکیزہ بن گیا تو وہ حلال اور مباح ہو جائیگا۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس اصل کی بنا پر قیاس کے موافق استعمال (یعنی حالت تبدیل ہونا) کے ساتھ شراب کا پاک ہونا کیونکہ اصل میں وہ خبیث کے وصف کی بنا پر نجس تھی تو جب یہ وصف زائل ہو جائے تو اس کے خبیث ہونے کا موجب تھا تو اس کی نجاست بھی ختم ہو جائیگی، اور شریعت کے مصادر میں اصل یہی ہے، بلکہ ثواب اور گناہ کی اصل بھی یہی ہے۔

اس بنا پر سب نجاست جب ان کی حالت تبدیل ہو جائے تو قیاس صحیح اس میں ہوگا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسجد والی جگہ میں موجود مشرکوں کی قبر کو اکھیر دیا تھا لیکن وہاں سے اس مٹی کو منتقل نہیں کیا، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے دودھ کے متعلق یہ فرمایا ہے:

﴿يَهْدِيهِ لِيَدٍ يُرِيدُ يَلْعَنُهَا﴾

اور مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ جب چوپایہ نجاست والا چارہ کھائے اور پھر اسے روک اور باندھ لیا جائے اور اسے پاکیزہ اشیاء کھلائی جائیں تو اس کا دودھ اور گوشت حلال ہوتا ہے۔

اور اسی طرح جب کھیت اور باغ وغیرہ کو نجس پانی سے سیراب کیا جائے اور پھر اسے طاہر پانی سے سیراب کیا جائے تو وصف خبیث کے تبدیل ہو جانے اور پاکیزہ سے بدل جانے کی بنا پر وہ حلال ہوگی۔

اور اس کے برعکس جب پاکیزہ اور طاہر چیز نمیشٹ اور گندی میں بدل جائے تو وہ نجس ہو جاتی ہے مثلاً پانی اور کھانا جب پیشاب اور گندی و پاخانہ میں بدل جائے، تو پاکیزہ چیز کو نجس اور نمیشٹ میں تبدیل کرنے میں استحالہ یعنی حالت بدل جانا اثر انداز ہوتا ہے تو پھر نمیشٹ اور گندی چیز کو پاکیزہ حالت میں بدلنے کا اثر کیوں نہ ہو سکتا، حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ طیب اور پاکیزہ کو نمیشٹ سے اور نمیشٹ کو طاہر اور طیب سے نکالتا ہے!؟

اصل کا اعتبار نہیں ہوگا، بلکہ اس چیز کے وصف کا اعتبار کیا جائیگا، اور جب اس کا وصف اور نام زائل اور ختم ہو چکا ہو اس کے نمیشٹ اور گنداہونے کا حکم باقی رہنا ممنوع ہے، اور حکم نام اور وصف کے تابع ہوتا ہے، اور اس کی موجودگی اور عدم موجودگی کے ساتھ گھومتا ہے چنانچہ جو نصوص مردار اور خنزیر کے گوشت اور شراب کی حرمت والی ہیں وہ کھیت اور پھل اور ریت اور نمک اور مٹی اور سرکہ کو شامل نہیں، نہ تو یہ لفظی طور پر اور نہ ہی معنوی طور پر اور نہ ہی نص کے اعتبار سے، اور نہ ہی قیاس کے لحاظ سے۔

اور جو شراب وغیرہ کی حالت بدلنے یعنی استحالہ میں فرق کرتے ہیں ان کا کہنا ہے :

جب شراب استحالہ سے ہی نجس ہوئی ہے تو وہ استحالہ سے ہی پاکیزہ ہو جائیگی۔

انہیں یہ جواب دیا جائیگا کہ :

اور خون اور پیشاب اور پاخانہ بھی اسی طرح ہے یہ استحالہ کے ساتھ ہی نجس ہوئی ہیں تو استحالہ سے ہی پاکیزہ بھی ہو سکتی ہیں، تو ظاہر یہ ہوا کہ قیاس نصوص کے ساتھ ہے، اور جو اقوال نصوص کی مخالفت کرتے ہیں ان کے قیاس میں مخالفت ہے"

دیکھیں : اعلام الموقعین (14-15)۔

میڈیکل علوم کے اسلامی بورڈ کی قرارات میں درج ذیل قرار بھی شامل ہے :

یہ قرار کویت میں 22 سے 24 ذوالحجہ 1415ھ الموافق 24 مئی 1995 میلادی میں "غذاء اور ادویات میں حرام اور نجس مواد" کے موضوع پر منعقدہ اجلاس میں پاس ہوئی :

8- استحالہ کا معنی یہ ہے کہ کسی چیز کا ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہونا جس کی صفات بھی متغیر ہو جائیں، نجس یا نجس شدہ مواد پاکیزہ مواد میں تبدیل ہونا، اور حرام مواد کا شرعی طور پر مباح مواد میں بدل جانا۔

اس بنا پر :

جو صابن خنزیر یا مردار کی چربی سے استحالہ کی صورت میں حاصل کردہ مواد جسے وہ پاک کر دیتا ہے سے بنایا جائے تو اس کا استعمال جائز ہے۔

کھانے جانے والے مرے ہوئے جانور کے اجزاء سے بنایا گیا پنیر پاک ہے اور اس کا کھانا جائز ہے۔

خنزیر کی چربی پر مشتمل کریم اور مرہم اور میک اپ کی اشیاء کا استعمال جائز نہیں، لیکن جب اس کا یقین ہو جائے کہ یہ چربی کی حالت بدل کر پاک نہ ہو جائے، لیکن جب اس کی تحقیق نہ ہو جائے تو یہ ناپاک ہی ہے۔ انتہی۔

سوم :

اگر کھانے والے جانور کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ آیا اسے شرعی طریقہ کے مطابق ذبح کیا گیا ہے یا نہیں؟

اصل تو یہی ہے کہ اسے استعمال نہ کیا جائے؛ کیونکہ ذباح میں اصل حرمت ہے جب تک اس کی حلت واضح نہ ہو جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی میں ڈوب جانے والے شکار کو کھانے سے منع کیا ہے؛ کیونکہ اس کے متعلق معلوم نہیں آیا وہ شکار کرنے سے مرایا کہ پانی میں غرق ہونے سے۔

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شکار کتے کے شکار کو بھی کھانے سے منع کیا ہے جسے شکار کے لیے بھیجتے وقت بسم اللہ تو پڑھی گئی لیکن اس کے ساتھ دوسرے کتے بھی پائے گئے ہوں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی علت یہ بیان کی کہ معلوم نہیں اس کے کتے نے شکار کیا ہے یا کہ کسی دوسرے کتے نے۔

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم اپنا کتا بھیجو اور بسم اللہ پڑھو، تو اس کتے نے شکار کر لیا تو تم اسے کھا لو، اور اگر اس کتے نے اس میں سے کھایا تو تم اس شکار کو مت کھاؤ، کیونکہ اس نے اسے اپنے لیے شکار کیا ہے، اور جب کتے غلط مل ہوں جن پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو اور انہوں نے شکار کر لیا تو اسے مت کھاؤ؛ کیونکہ تمہیں علم نہیں کہ ان میں سے کس کتے نے اسے شکار کیا ہے۔

اور اگر تم کسی شکار پر تیر پھینکو اور اسے ایک یا دو روز کے بعد پاؤ اور اس میں صرف آپ کے تیر کا ہی اثر ہو تو اسے کھا لو، اور اگر وہ پانی میں گر جائے تو اسے نہ کھاؤ"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5167) صحیح مسلم حدیث نمبر (1929)۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"پھر دوسری قسم: حکم کو ثابت کرنے والا وصف پایا جانا، حتیٰ کہ اس کے خلاف ثابت ہو جائے، اور یہ حجت ہے، جس طرح کہ طہارت کا حکم پایا جانا، اور حدیث کا حکم، اور نکاح باقی رہنے کا حکم پایا جانا، اور ملکیت کی بقا، اور ذمہ کا مشغول ہونا جس سے مشغول ہو، حتیٰ کہ اس کے خلاف ثابت ہو جائے۔

شارح نے اس پر حکم لگانے کو اس پر معلق کرتے ہوئے شکار کے متعلق کہا ہے:

"اگر تم اسے پانی میں غرق پاؤ تو اسے مت کھاؤ؛ کیونکہ تمہیں علم نہیں کہ آیا اسے پانی نے قتل کیا ہے یا کہ تمہارے تیر نے"

اور یہ فرمان:

"اور اگر اس کے ساتھ دوسرے کتے بھی مل جائیں تو تم اسے مت کھاؤ کیونکہ آپ نے تو صرف اپنے شکاری کتے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا تھا اور دوسرے کتوں پر تو بسم اللہ نہیں پڑھی"

جب ذبیحہ میں اصل الترمیم ہے، اور یہ شک ہو جائے کہ آیا مباح کرنے والی شرط پائی گئی ہے یا نہیں؟

تو شکار اپنی اصل پر باقی رہے گا اور وہ حرمت ہے۔

دیکھیں: اعلام الموقعین (1/339-340)۔

چہارم:

یہ کہ مواد مصنوعی ہو یا نباتاتی :

ان مصنوعات کا کھانا جائز ہے لیکن اس حالت میں کہ اگر یہ مصنوعات نقصان اور ضرر دینے والی ہوں، یا زہریلی ہوں تو پھر جائز نہیں، یا تو وہ بذاتہ مضر ہوں، یا پھر دوسروں کے ساتھ مل کر مضر بن جائیں تو بھی جائز نہیں ہونگی۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"لپ اسٹک استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ اصل حلت ہے، حتیٰ کہ اس کی حرمت واضح ہو جائے.... لیکن اگر یہ واضح ہو جائے کہ لپ اسٹک ہونٹ کے لیے مضر ہے اور اسے خشک کر دیتی اور اس کی تری اور رطوبت و چمکاہٹ کو ختم کر دیتی ہے تو اس طرح کی حالت میں اس سے روکا جائیگا۔

مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ ہوسکتا ہے یہ ہونٹوں کو خشک کر دے، جب یہ ثابت ہو جائے تو انسان کو مضر اشیاء کے استعمال سے منع کیا گیا ہے"

دیکھیں : فتاویٰ منار الاسلام (831/3)۔

پہنچم :

مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنے کھانے اور پینے اور لباس اور اپنی زندگی سب معاملات میں حلال تلاش کرنے کی کوشش کرے، چنانچہ اس کا مال حلال اور پاکیزہ ہو، اور کوشش کرے کہ اس کا کھانا اور پینا اللہ تعالیٰ کی مباح اشیاء میں سے ہو، اور کوشش کرے کہ وہ اپنی زندگی کے سارے معاملات میں کتاب و سنت کی مخالفت نہ کرے۔

زندہ اور ذبح کردہ کے مواد میں فرق کرنا چاہیے، پہلا یعنی زندہ میں اصل اباحت ہے، لیکن جب اس کے عکس ثابت ہو جائے تو پھر مباح نہیں، اور ذبح میں اصل حرمت ہے جیسا کہ ابن قیم رحمہ اللہ کی کلام میں بیان ہو چکا ہے لیکن اگر اس کے عکس ثابت ہو جائے تو پھر نہیں۔

مستقل فتویٰ کمیٹی سے بعض صابن اور ٹوتھ پیسٹ جس میں خنزیر کی چربی استعمال کی جاتی ہے کے متعلق سوال کیا گیا تو کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"ہمیں کسی موثوق طریقہ سے یہ علم نہیں ہو سکا کہ صفائی کے کچھ آلات اور اشیاء میں خنزیر کی چربی استعمال کی جاتی ہے مثلاً کامی اور مولینٹ صابن، اور کالجیٹ ٹوتھ پیسٹ، اس کے متعلق تو ہمارے پاس صرف افواہ ہی پہنچی ہیں۔

دوم :

اس طرح کی اشیاء میں اصل طہارت اور ان کے استعمال کی حلت ہے، حتیٰ کہ کسی موثوق طریقہ سے یہ ثابت ہو جائے کہ اس میں خنزیر کی چربی یا کوئی اور نجاست وغیرہ استعمال کی گئی ہے، تو اس حالت میں اسے استعمال کرنا حرام ہوگا، لیکن جب یہ خبر افواہ سے اوپر نہ جائے اور ثابت نہ ہو تو اس کو استعمال کرنے سے اجتناب کرنا ضروری نہیں۔

سوم :

جس کو یہ ثبوت مل جائے کہ صفائی اور غسل کرنے وغیرہ کرنے والی اشیاء میں خنزیر کی چربی ملائی جاتی ہے تو اسے اس سے اجتناب کرنا چاہیے، اور جہاں وہ چیز لگی ہو اسے دھونا چاہیے۔

لیکن اس نے ان اشیاء کو استعمال کر کے ان ایام میں جو نمازیں ادا کی ہیں انہیں لوٹایا نہیں جائیگا، علماء کرام کا صحیح قول یہی ہے۔

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ عبدالرزاق عقیفی

الشیخ عبداللہ بن عدیان

الشیخ عبداللہ بن قعود

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (386-385/5).

اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

مصنوعی پنیر جس کے متعلق کلام بہت زیادہ ہوتی ہے کہ اس میں خنزیر کی چربی استعمال کی گئی ہے، اس کے متعلق ہمیں تو کوئی ثبوت نہیں ملا کہ اس میں خنزیر کی چربی ہے، ان اشیاء میں اصل حلت ہے، اور جسے یقین ہو جائے کہ اس میں خنزیر کی چربی استعمال ہوئی ہے، یا اس کا ظن غالب ہو کہ اس میں خنزیر کی چربی ہے تو اس کے لیے اسے استعمال کرنا جائز نہیں۔

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ عبدالرزاق العقیفی

الشیخ عبداللہ بن عدیان

الشیخ عبداللہ بن قعود

فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (111/22).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ہمیں کچھ بمضٹ ملے ہیں جن میں لکھا ہے: کچھ صابن خنزیر کی چربی ڈال کر بنائے جاتے ہیں، اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

شیخ کا جواب تھا:

"میری رائے یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے زمین میں جو کچھ بھی ہمارے لیے پیدا کیا ہے اس میں اصل حلت ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اللہ وہ ذات ہے جس نے زمین میں جو کچھ ہے وہ تمہارے لیے پیدا کیا ہے﴾ البقرة (29).

لہذا اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ یہ چیز نجس ہونے کی بنا پر حرام ہے یا کسی اور سبب کی بنا پر حرام ہے تو اسے اس کی دلیل دینا ہوگی، لیکن یہ کہ ہر وہم کی ہم تصدیق کر دیں اور ہر قول کی مان لیں تو اس کی کوئی اصل نہیں۔

اس لیے اگر کوئی کہے: یہ صابن خنزیر کی چربی کا ہے تو ہم اسے کہیں گے:

اس کا ثبوت پیش کرو، اور جب ثابت ہو جائے کہ اس کا اکثر نمزیر کی چربی یا تیل سے ہے تو ہمارے لیے اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

دیکھیں: لقاءات الباب المفتوح (31) سوال نمبر (10)۔